بسلسلۂ ثبوت سایۂ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ناقابلِ تردید دلائل کا مرقع

دنیائے علم و فضل میں ایک گراں قدر اضافہ

التحقیق العجیب

فی

ظلّ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

مولانا محمد انور کلیم

ناشر

مکتبہ دار العلوم فیض محمدی خالد آباد لائلپور

مطبوعہ اشرفی آفسٹ پرنٹنگ پریس لائلپور فون ۳۵۹۰

احقر العباد عبد الوہاب عفی عنہ

احقر العباد محمد عدنان فاروقی

بسلسلہ ثبوت سایۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ناقابل تردید دلائل کا مرقع

دنیائے علم و فضل میں ایک گرانقدر اضافہ

التحقیق العجیب

فی

ظل الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

محمد عدنان فاروقی

مولانا محمد انور کلیم

ناشر

مکتبہ دار العلوم فیض محمدی

خالد آباد - لائل پور

فون ۳۵۰

قیمت ۲ روپے

مطبوعہ اشرفی آفسٹ پرنٹنگ پریس لائل پور

انتساب

دنیا کی سب سے بڑی مرکزی اسلامی یونیورسٹی

دارالعلوم دیوبند

کے نام

جو بہر حیثیت حق کے طلبے اور برتری کی

خواہشمند ہے

عمر عزیز در طلب کیمیا گذشت
مدا قبول اہل نظر کیمیا بس است

نیاز کیش ـــــ محمد انور کلیم

ابتدائیہ

ناظرین کرام!

ہمیں اس بات کا پورا پورا اعتراف ہے کہ اس گئے گذرے دور میں سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی تھی کہ دین کا صحیح درد رکھنے والے اپنی تمام تر کوششیں دین وقت کے اساسی اور بنیادی مسائل پر صرف کر دیتے مگر افسوس کہ یہ آرزو ابھی تشنۂ تکمیل ہی ہے ؎

اصل کے دن کی آرزو ہی رہی
شب نہ آخر ہوئی جدائی کی

کہتے ہوئے دل دکھتا ہے کہ مذہبی اور سیاسی رہنما مالی قدروں اور جنسی لذتوں کے پیش نظر اسلامی حقائق کو اپنے راستہ میں رکاوٹ سمجھ رہے ہیں۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں بلکہ ان افکار و نظریات کے خلاف مستقل محاذ بھی قائم کئے ہوئے ہیں جس کی بنا پر فروعی مسائل تو درکنار کتاب و سنت سے ثابت شدہ حقائق کو بھی نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

ان کی یہ تن آسانی اور لذت سامانی ایک آن بھی ان کو اس تخریب کا جائزہ لینے نہیں دیتی۔ وہ اس کے خطرناک عواقب و نتائج سے دیدہ دانستہ غفلت برت رہے ہیں۔ اب اس کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ ——

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مگر اس کا مطلب قطعاً یہ بھی نہیں کہ اس مرض کو بالکل لا علاج قرار دیکر نظر انداز ہی کر دیا جائے اور یوں فرض کر لیا جائے کہ شائد ہم اس سلسلہ میں کوئی خدمت بھی انجام نہیں دے سکتے۔ بلکہ اس کا صحیح حل یہ ہے کہ ہر دانا و بینا اپنی اپنی استعداد کی بقدر فطری اور کسبی صلاحیتوں کو بڑے کار لاتے ہوئے وقت کی اس ناقابل فراموش خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے تاکہ اسے زندگی کے کسی مرحلے پر بھی حسرت و افسوس کے یہ ناگوار کلمات کہنے کی نوبت نہ آئے کہ

جان آخر تو جانے والی تھی
اس پہ کی ہوتی میں نثار اے کاش

میں نے محض اسی احساس کے پیش نظر یہ معلوماتی جائزہ "التحقیق العجیب فی ظل الحبیب" مسمّٰی بہ "اثبات الفیٔ لمن افاد بنور رسالتہ کل شیٔ۔ بجواب نفی الفیٔ عمن افاد بنورہ کل شیٔ۔ مصنفہ احمد رضا خانصاحب بریلوی"

بسلسلہ احقاق حق و ابطال باطل۔ علم دوست حضرات کی خدمت میں خصوصاً اور عامۃ المسلمین کی خدمت میں عموماً پیش کرنے کی جسارت کی ہے۔

گر قبول افتد زہے صد عز و شرف

قارئین کرام کو یہ حقیقت کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے کہ یہ مسئلہ اپنے مرجع اور مآل کے اعتبار سے ایک اہم ترین مسئلہ ہے۔ ہم بحمد اللہ اس کے خطرناک عواقب و نتائج سے خوب اچھی طرح آگاہ ہیں۔

منکرین سایہ اس کج بحثی کے ذریعہ ہمیں جس قوم کے افکار و نظریات سے ہم کنار کرنا چاہتے ہیں وہ ہم پر مخفی نہیں ؎

حسن یوسف کی قسم واقف زنداں ہیں ہم

اب وہ وقت دور نہیں کہ یہ راز ... طشت از بام ہوں سیاست اور مذہب کی یہ کھچڑی اب زیادہ دیر نہیں پکائی جا سکتی صدق و کذب بہر حال دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں علم اور جہالت کسی ایک کیفیت کا نام نہیں صحیح حدیث اور خانہ زاد اختراعات میں زمین و آسمان کا فرق ہے جن کا امتزاج کسی طرح بھی ممکن نہیں ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
این خیالست و محالست و جنوں

انہیں افکار و نظریات کو آئندہ صفحات میں نقل اور عقل کی روشنی میں پوری وضاحت سے کھول کر بیان کیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

باقی حوالہ جات کے اندراج میں بندہ نے حتی المقدور احتیاط سے کام لیا ہے تاہم انسانی دماغ کا تغافل اور جستجو کا تساہل بھی ایک امر واقعی ہے جس سے کوئی بشر محفوظ نہیں بہر حال غلطی کے اس امکان کے پیش نظر بندہ کو مطلع فرمائیں یا خود تشریف لا کر مزید اطمینان فرمالیں۔

ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا۔

(مؤلف)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الارض مقاماً لسواء والخیال والصلوٰۃ والسلام علی صاحب افضل الظل فی الظلال وعلی آلہ واصحابہ الذین ادرکوا صحبۃ نبی الکمال والجمال - اما بعد۔

قارئین کرام!

کائنات عالم کا ہر ذرہ بلاشبہ خالق کی صناعی اور تخلیق کا شاہکار ہے مگر اس کے جملہ احوال و کوائف سے پوری پوری آگاہی یہ کسی کے بس کا روگ نہیں ـــــ انسان، جن، حیوان، حشرات، نباتات، جمادات، فلکیات، معدنیات، ملائکہ اور حور و غلمان وغیرہ موٹے موٹے عنوان ہیں لیکن ان کی جملہ انواع اور اقسام پھر ان کا علیحدہ علیحدہ شمار کسی طرح بھی ممکن نہیں۔ قرآن شاہد ہے کہ وما یعلم جنود ربک الا ھو ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک انسان اسی تتبع اور تلاش میں لگا ہوا ہے کہ اس اجمال کی تفصیل اور مخفی کا اظہار کیسے ممکن ہے۔

مگر یہ واقع ہے کہ ابھی تک تو اس امر کا بھی سراغ نہیں لگ سکا کہ باغ کی ایک کیاری جو لالہ و گل کی مختلف انواع مثلاً نرگس، موتیا، یاسمین، موگرا، رائے بیل، گیندا، مدن بان، ارغوان، جعفری، داودی، اشرفی، چنبیلی، گلاب، نسرین، نسترن وغیرہ پھولوں سے مرصع اور نارنجی، گلناری، آتشی اور بھینے بھینے گلابی رنگوں سے مزین اور بقول اقبال مرحوم کے ـــ

پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار
اودے اودے نیلے نیلے پیلے پیلے پیرہن

پھر بلبلوں اور قمریوں کے چہچہانے، کوئلوں کے کوک کوک کرنے، نیز موروں کے جھنکارنے اور مینڈکوں کے ٹرانے سے بارونق ہے یہ کیسے ہے؟ اور کیونکر؟

غالب مرحوم ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا
بلبلیں سن کر مرے نالے غزلخواں ہو گئیں

مگر حقیقت یہ ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا ریفارمر بھی آج تک یہ نہیں بتا سکا کہ رنگ و بو کا یہ امتزاج اور چھوٹے بڑے کا یہ اختلاط آخر کس بنیاد پر ہے۔ زمین ایک پانی ایک موسم اور فضا ایک مگر نتیجہ ہزار! پھر کوئی ہیئت قیام میں اور کوئی رکوع میں کوئی قعود اور سجود میں اور کوئی پہلو پر لیٹے ہوئے ہی خالق کی تسبیح اور تقدیس میں مشغول ہے۔

قدرت حق کی یہ کرشمہ سازیاں دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ شائد باری تعالیٰ بنفس نفیس مع اپنے تمام جاہ و جلال کے صرف یہیں آ جلوہ افروز ہوتے ہیں ؎

چمن در چمن اس کے جلوے ہیں رقصاں
نظر جس کو شام و سحر ڈھونڈتی ہے

باری تعالیٰ کی حکمت و قدرت کا یہ حسین امتزاج دیکھ کر زبان بے ساختہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک۔

اسی اطاعت اور انقیاد کو قرآن حکیم نے اپنے حسین پیرایہ میں یوں بیان فرمایا ہے۔ وللہ یسجد ما فی السموات وما فی الارض پ۱۳ رکوع ۲

یعنی زمین و آسمان کی تمام اشیاء صرف اللہ ہی کو سجدہ کرتی ہیں۔

۶۔ دوسری جگہ اس سے بھی زیادہ لطیف انداز میں فرمایا۔

کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ پ ۱۸ رکوع

یعنی کائناتِ عالم کی ہر چیز نے اپنی نماز اور تسبیح کو خوب اچھی طرح پہچان لیا ہے۔ سورۃ رحمٰن میں تو سبزوں اور درختوں کے سجدہ کا مستقل ذکر موجود ہے۔ ارشاد ہے۔ والنجم والشجر یسجدان۔ پ ۲۷ رکوع ۱

یعنی سبزیاں اور درخت بھی سجدہ کرتے ہیں۔

سورۃ حج کی مندرجہ ذیل آیت پڑھنے کے بعد تو کوئی الجھن ہی باقی نہیں رہتی بلکہ مسئلہ روزِ روشن سے بھی زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔

الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السموٰت ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب وکثیر من الناس وکثیر حق علیہ العذاب پ ۱۷ رکوع ۹

کیا آپ نے اس امر کا مشاہدہ نہیں فرمایا کہ زمین و آسمان کی تمام اشیاء محض اللہ ہی کو سجدہ کرتی ہیں سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، چوپائے، انسان وغیرہ کی اس میں کوئی تخصیص نہیں اور نہ ہی کسی کو انکار کی مجال ہے۔

اسی کو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک جگہ یوں تعبیر فرمایا ہے۔ ؎

پرستار امر ش ہر چیز و کس
نبی آدم و مرغ و مور و مگس

اور اسی پر اکتفا نہیں بلکہ قرآن حکیم کا تو یہ بھی دعویٰ ہے کہ کائناتِ عالم کے اشخاص و ترالب کے علاوہ ان کے سائے بھی حضورِ الٰہی میں سربسجود ہیں

کہے رہتے ہیں ؎

ہست سلطانی مسلم مرد را
نیست کس را زہرہ چون و چرا

چنانچہ ارشاد باری ہے۔

ولله یسجد من فی السموات والارض طوعاً وکرهاً وظلهم بالغدو والاصال پ ۱۳ رکوع ۱۸

زمین و آسمان میں رہنے والی ہر مخلوق خوشی یا ناخوشی اللہ ہی کے روبرو جھکتی ہے نہ کہ صرف وہ بلکہ اُن کے سائے بھی صبح و شام اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں دیکھئے اس آیت میں کتنی وضاحت سے مخلوق اور اُن کے سایہ کا تذکرہ فرمایا گیا ہے کسی نوری ناری، آبی، خاکی، یا نبی ولی، غوث، قطب وغیرہ کی اس میں کوئی تفریق نہیں رکھی گئی، بلکہ علی العموم فرمایا جا رہا ہے کہ من السموات والارض جو بلا امتیاز و اختصاص جملہ مخلوق کے اشخاص و افراد کو شامل ہے۔

ایک مغالطہ اور اس کا جواب

بعض لوگ یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ لفظ "من" عربی قواعد کی رو سے ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بخلاف سایہ کے کہ یہ بے شعور ہے لہٰذا یہ "من" کے عموم میں داخل نہیں۔

جواباً عرض ہے کہ یہاں "ظلھم" میں ھم ضمیر کا مرجع من السموات والارض ہی ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ذی شعور کا سایہ بھی ذی شعور ہی

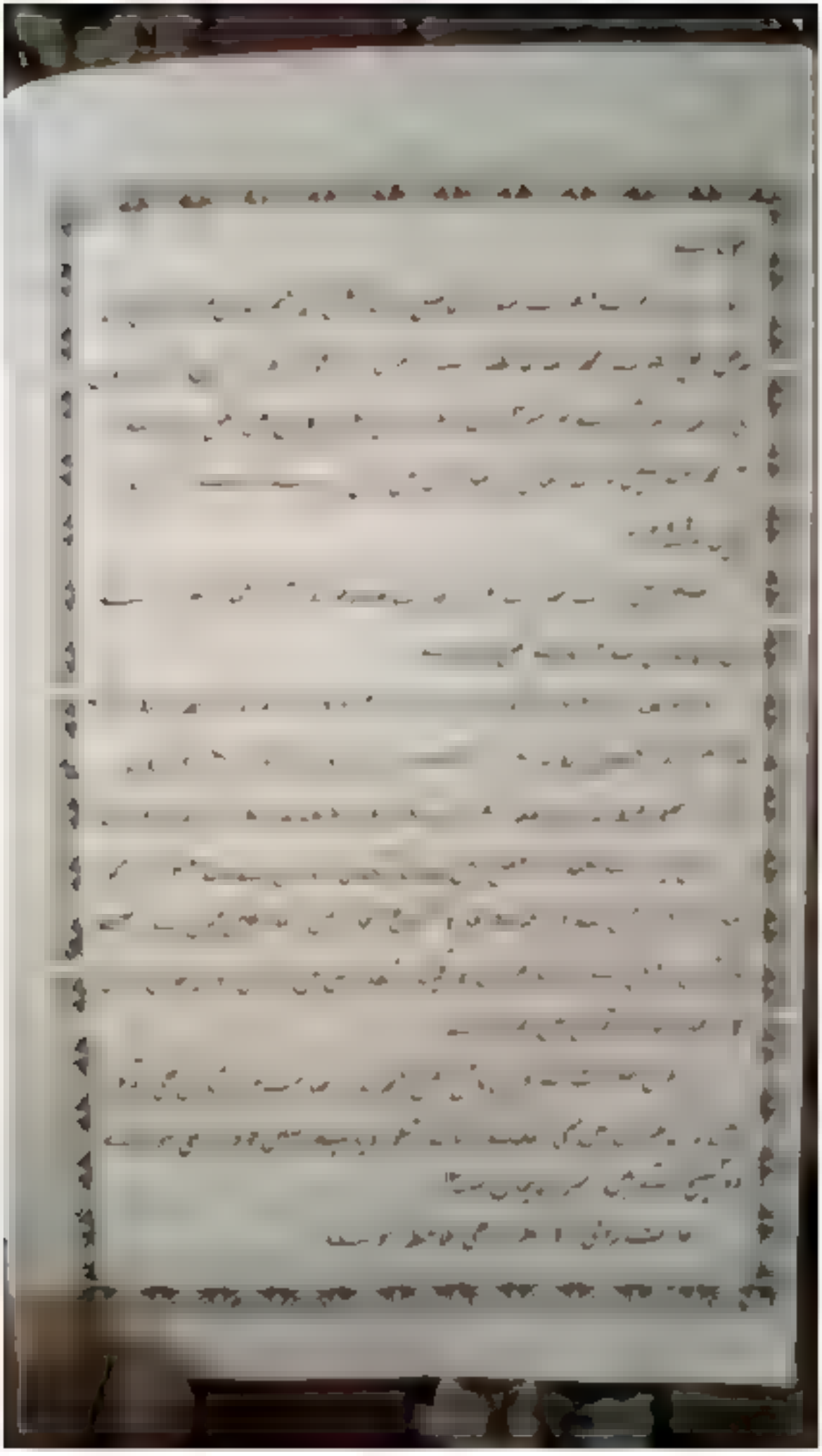

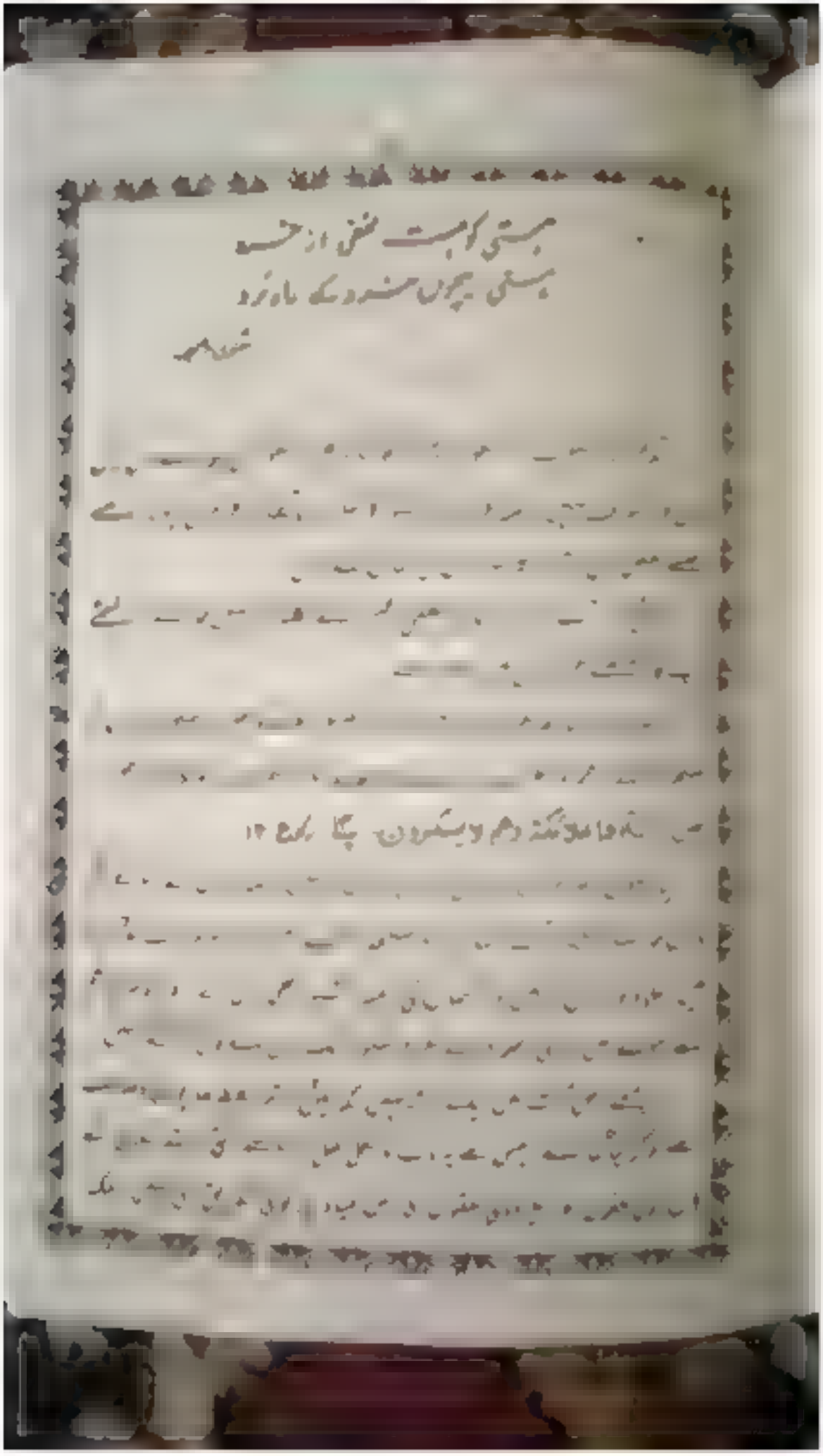

تفسیر آیت ظلال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵ جہت قرآن اور زبان پہلوی

[illegible] ملاحظہ فرمائیں بقول شاعر

[illegible] وحی خداوند دو جہاں

[illegible] عمل ہے معنی آیات بینات

دیگر

[illegible] عمل آپ کا ہے تابع فرمان خدا

[illegible]

سایہ

صاحب سایہ کے ارشادات کی روشنی میں

توثیق مزید روایت ھذا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

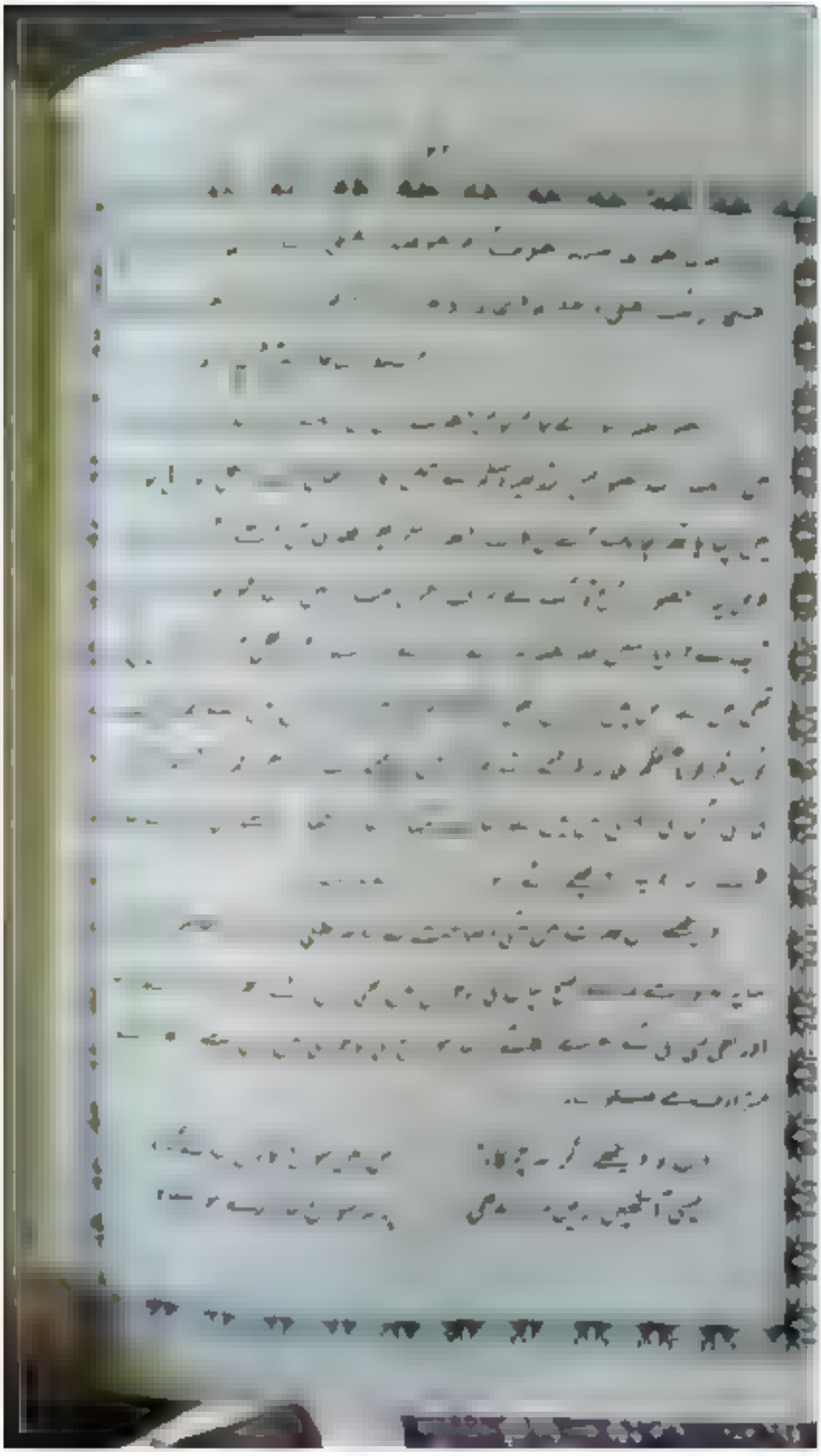

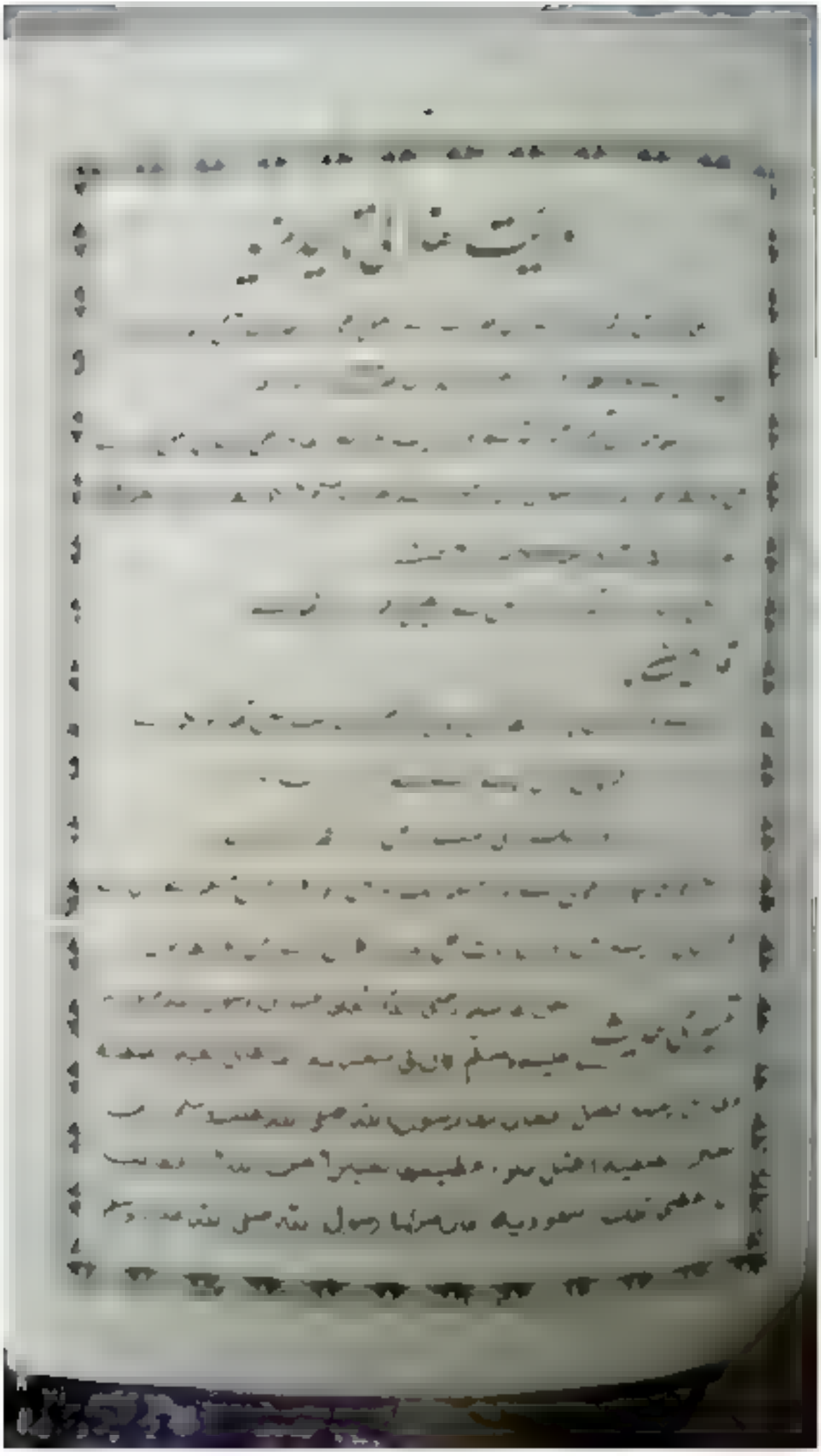

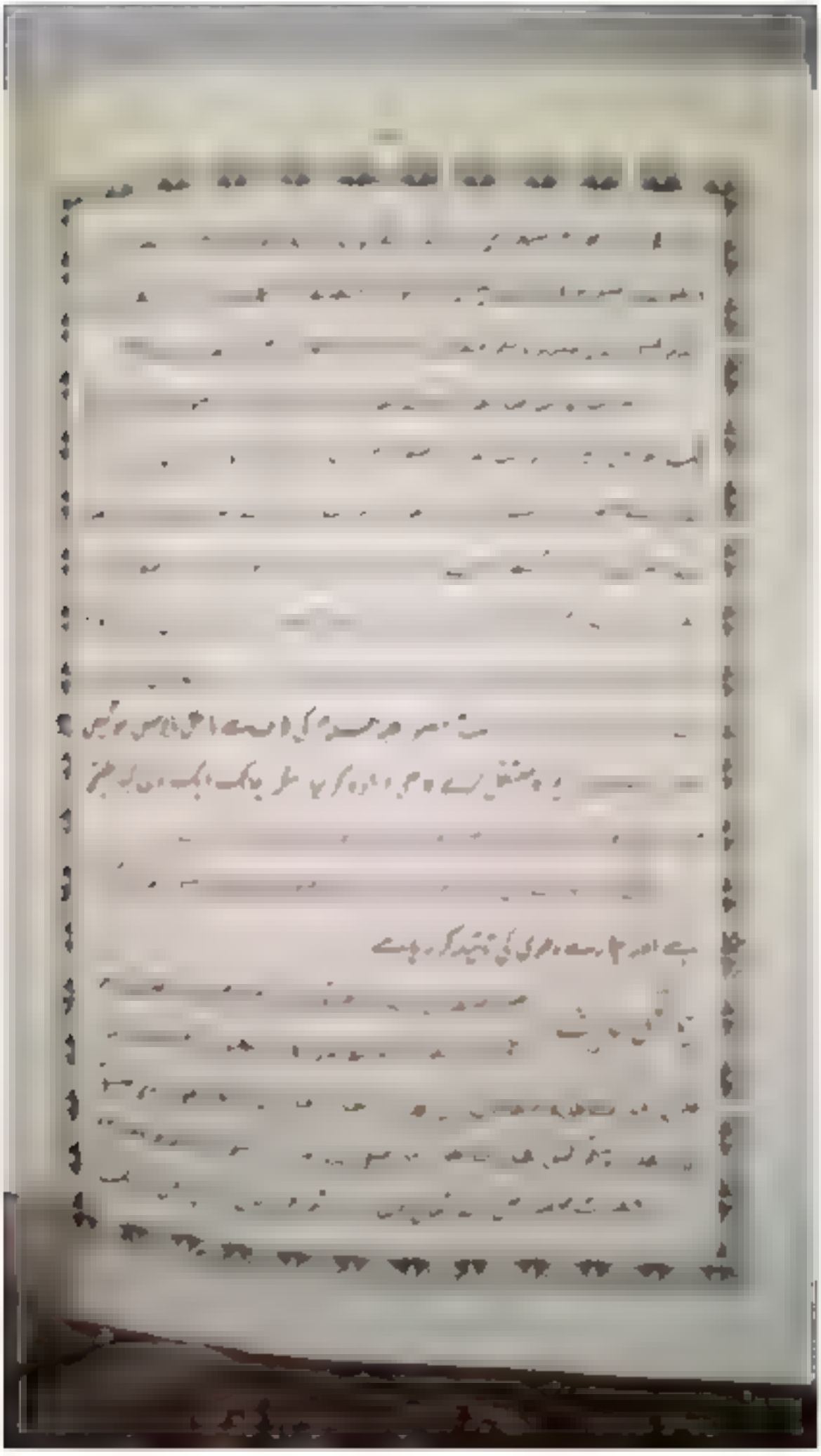

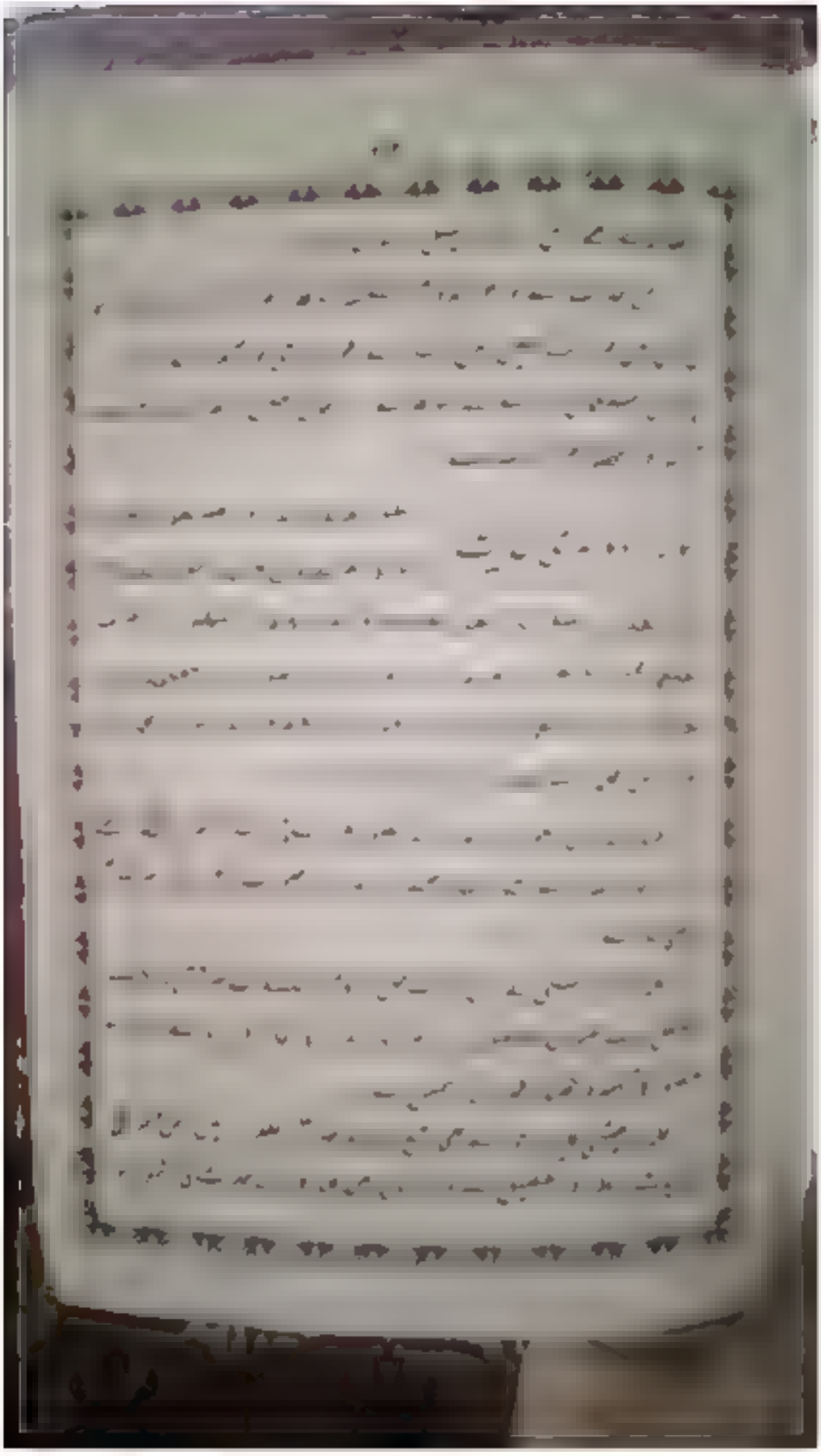

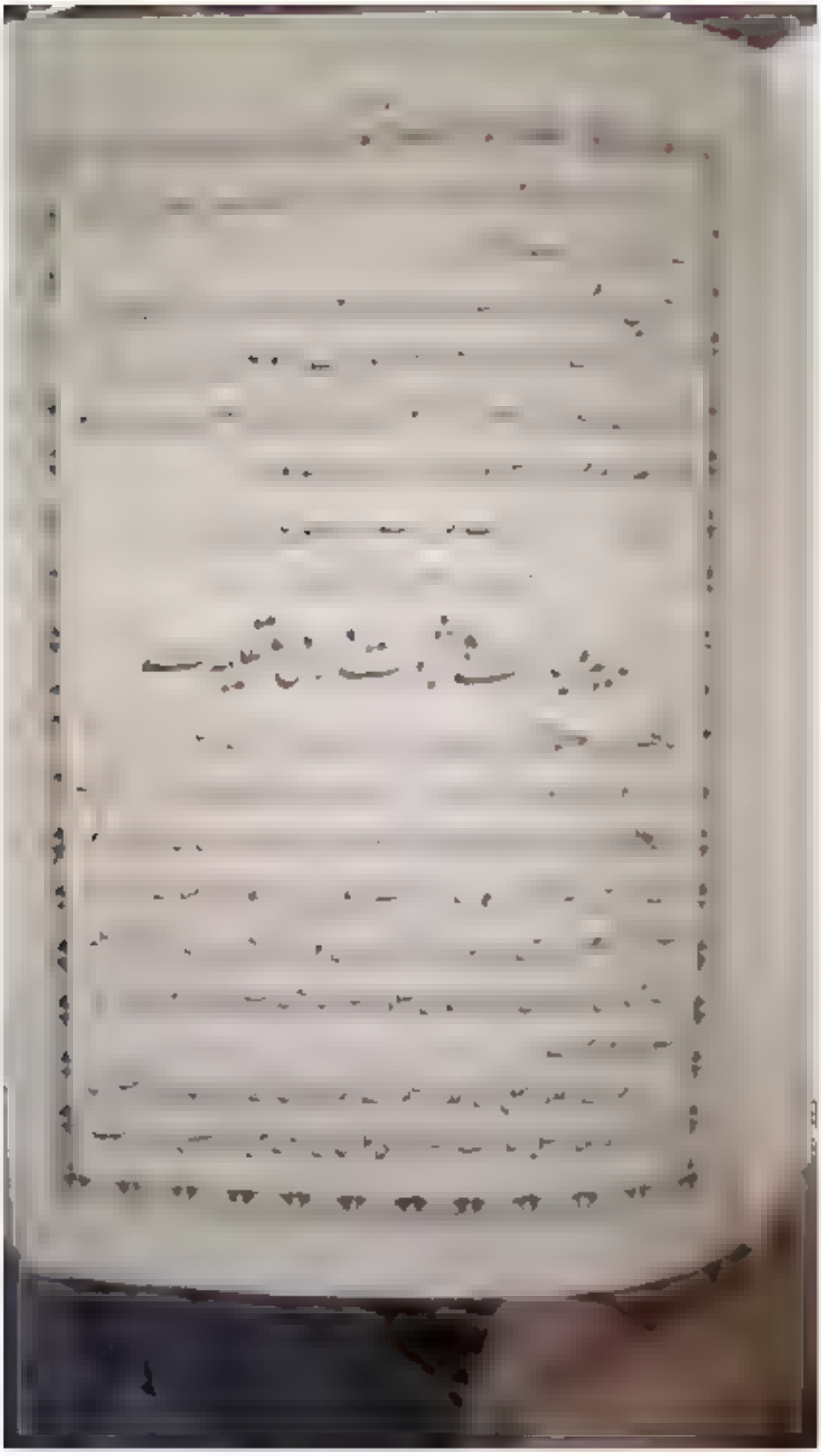

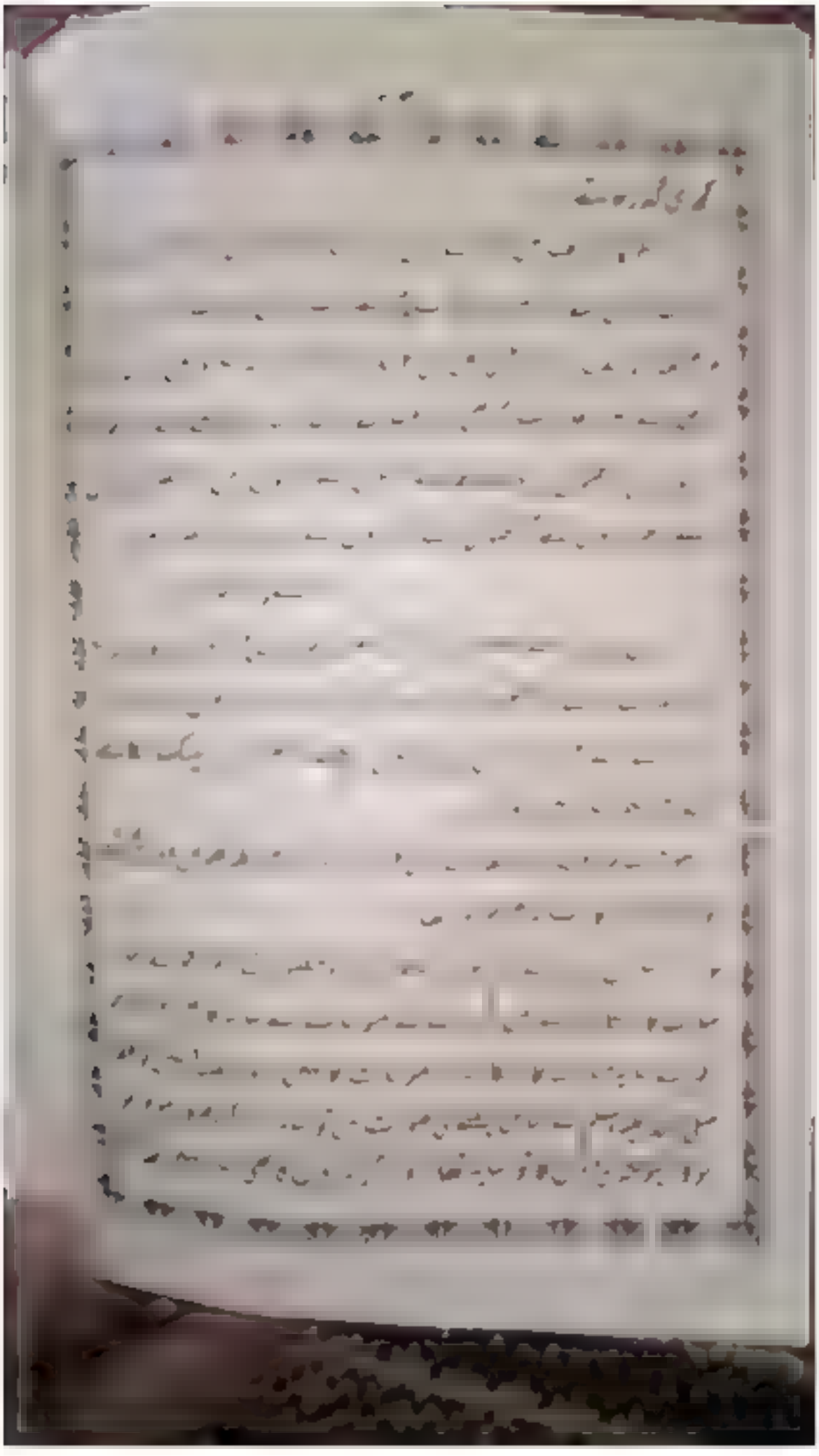

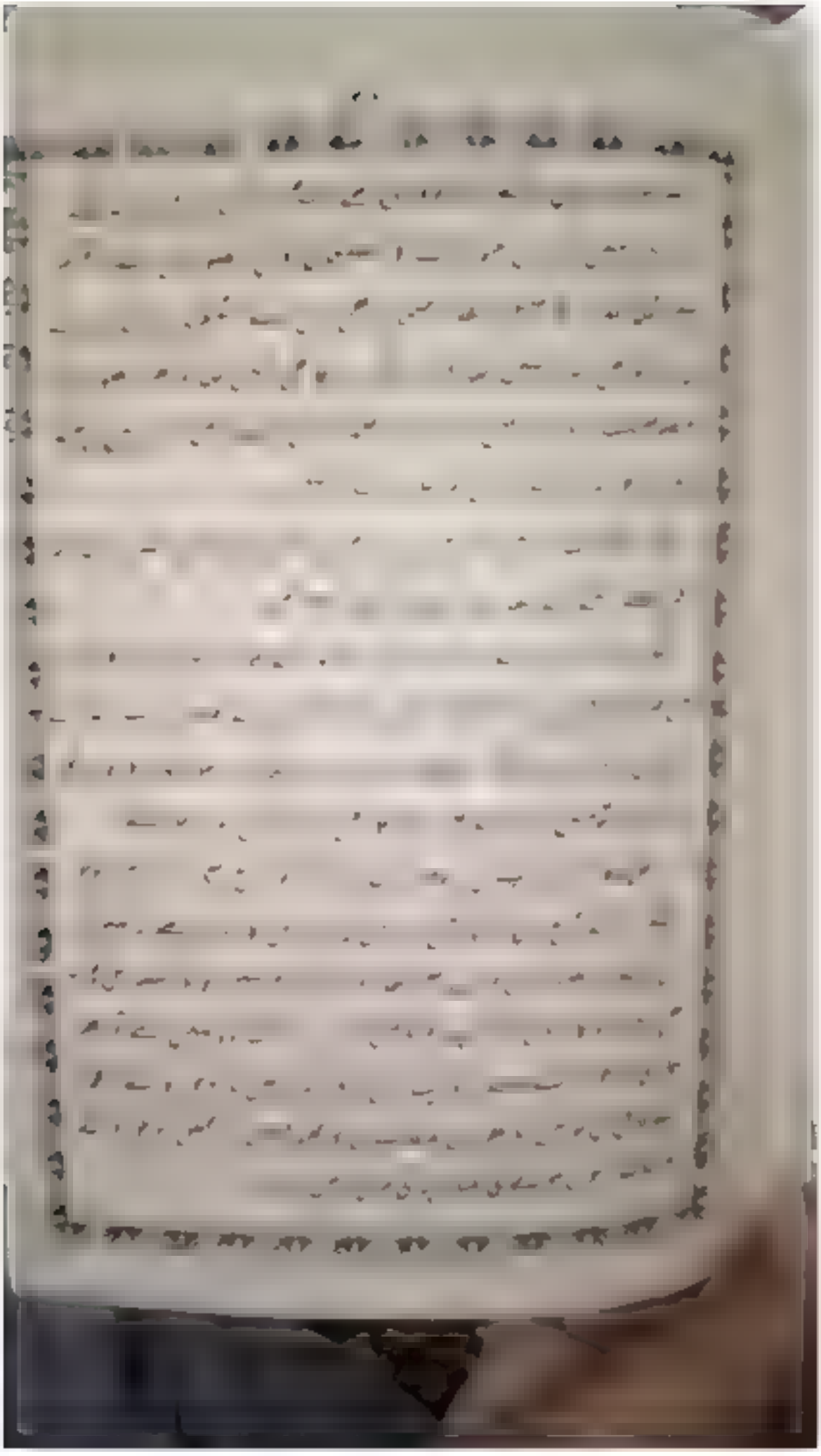

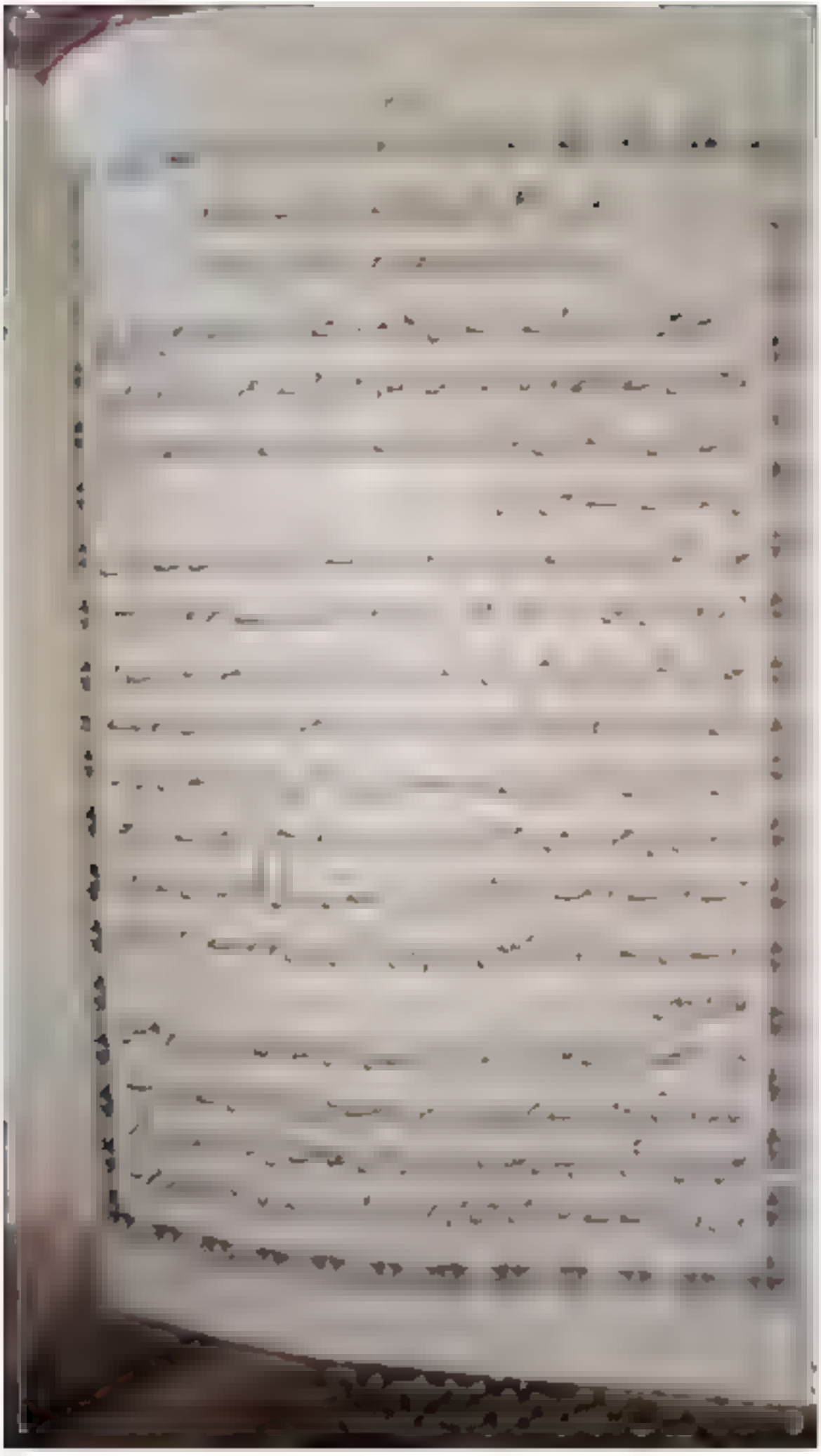

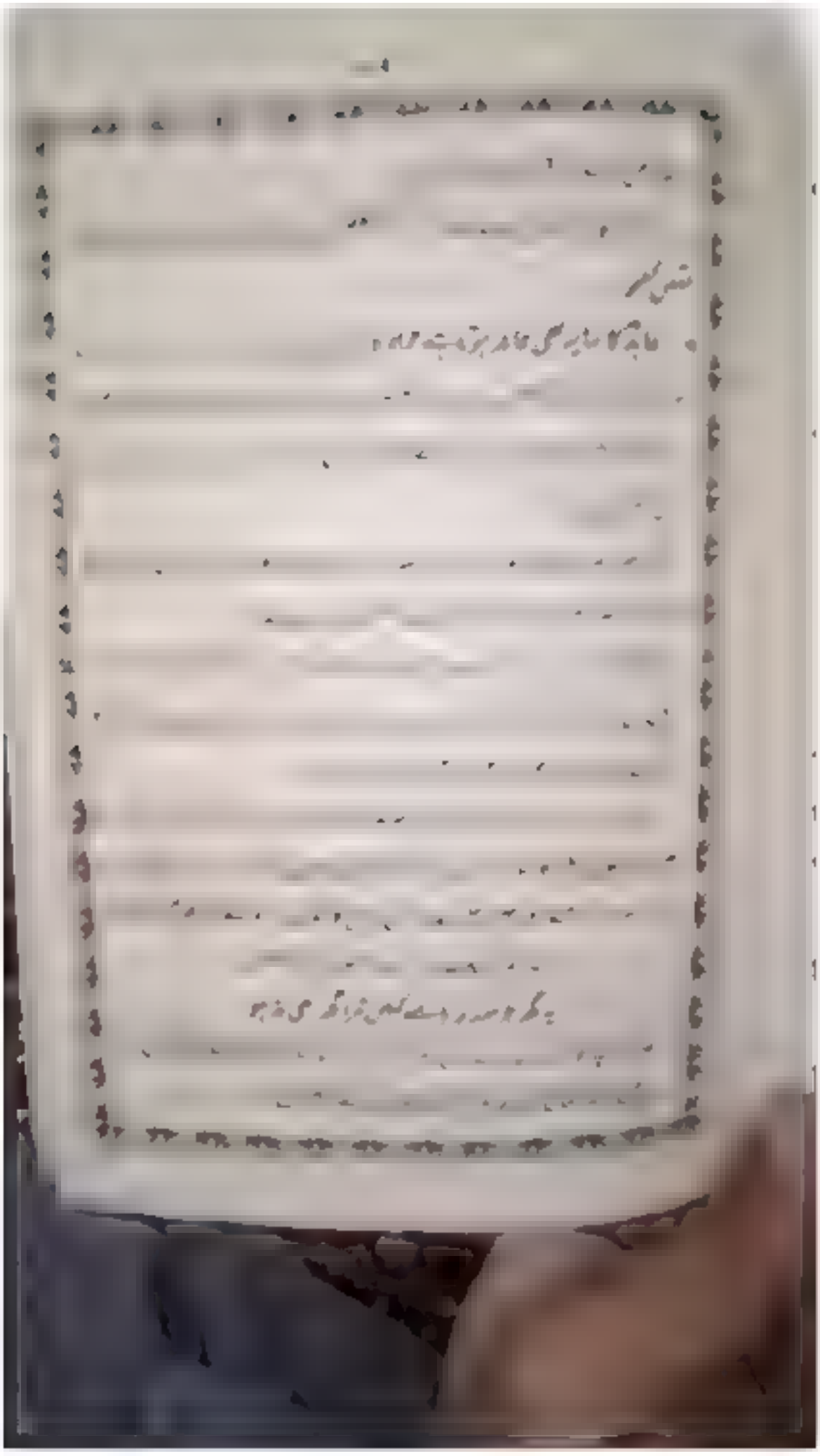

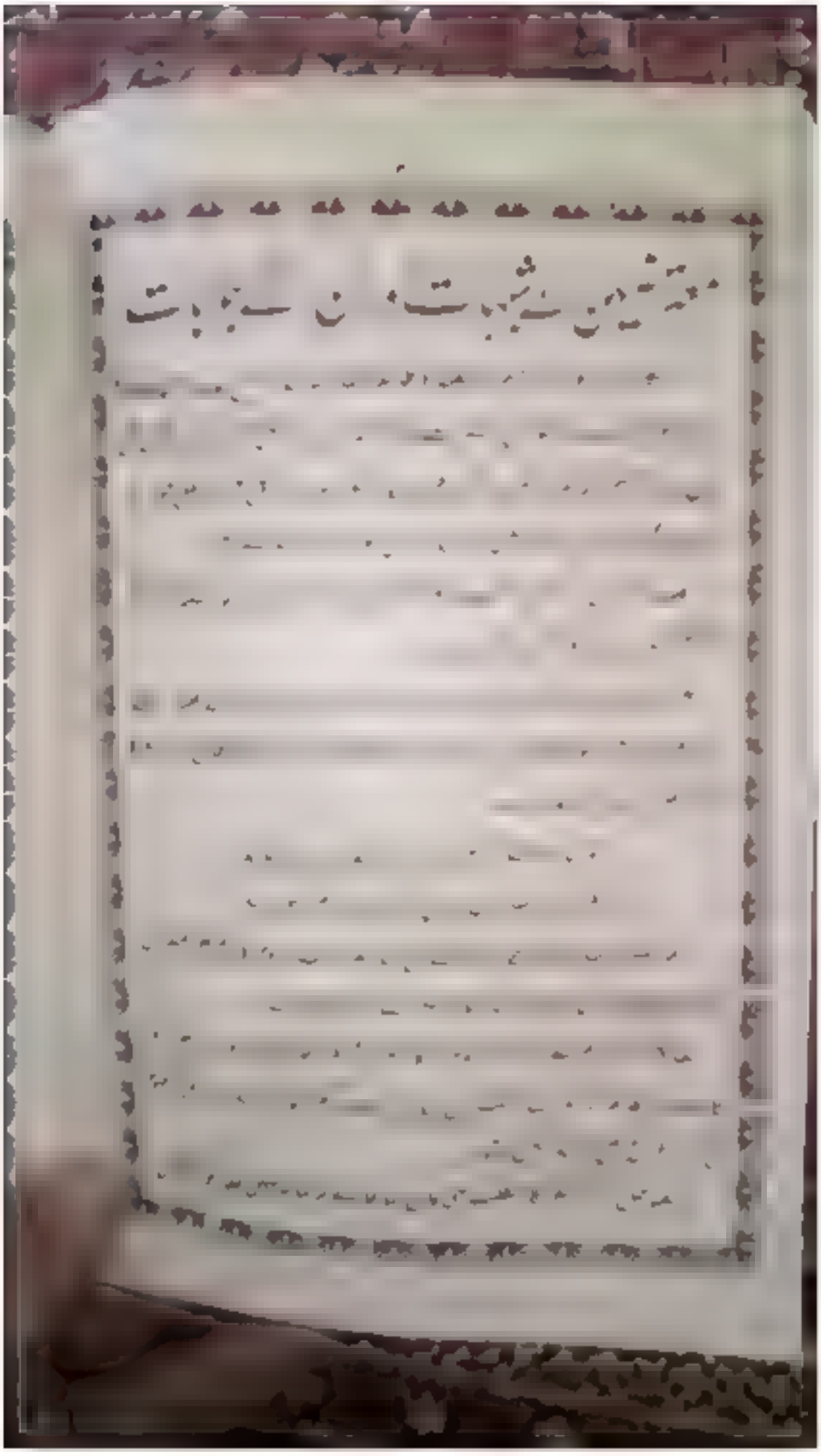

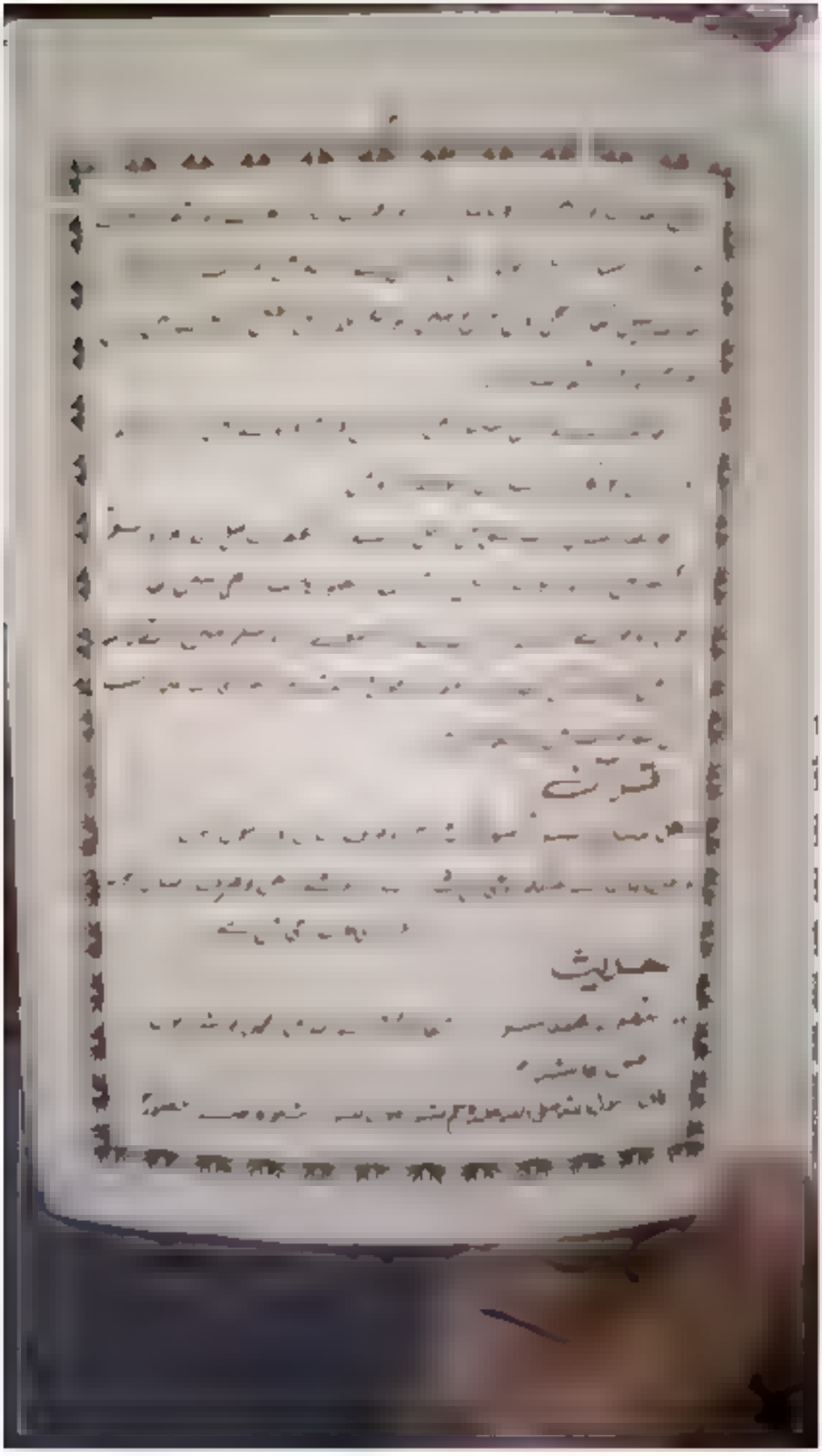

قرآن

حدیث

اجماع صحابہؓ

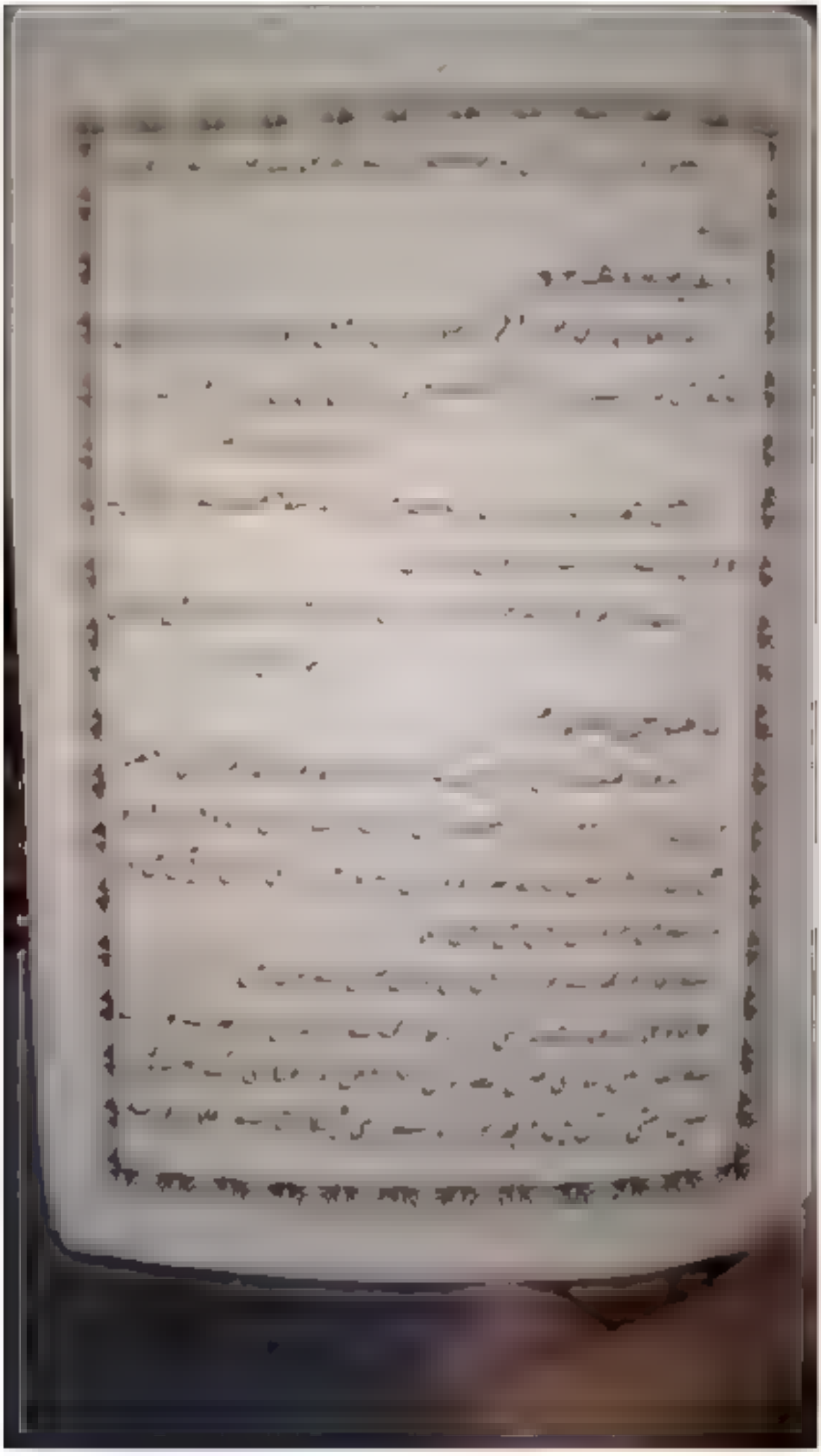

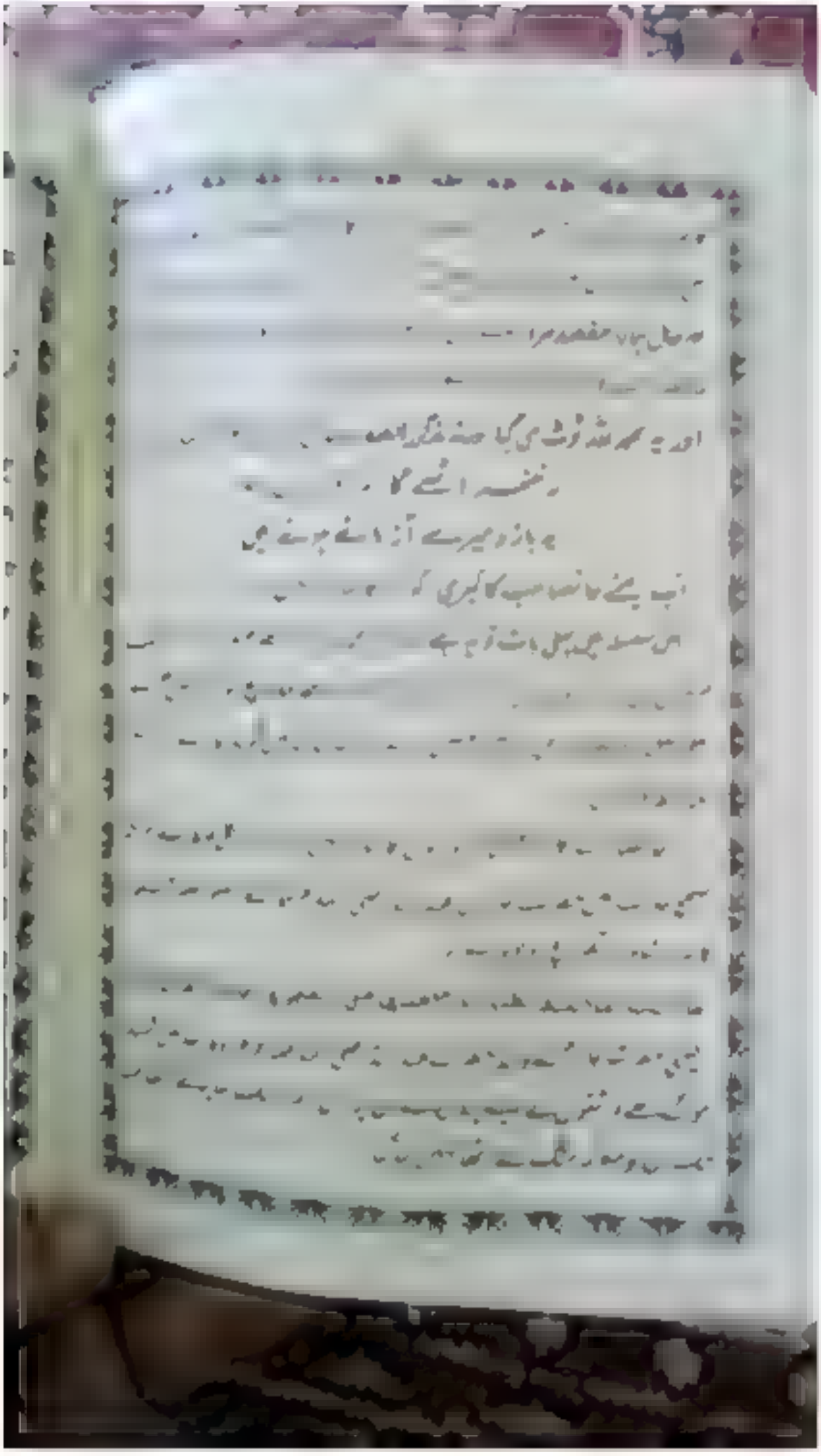

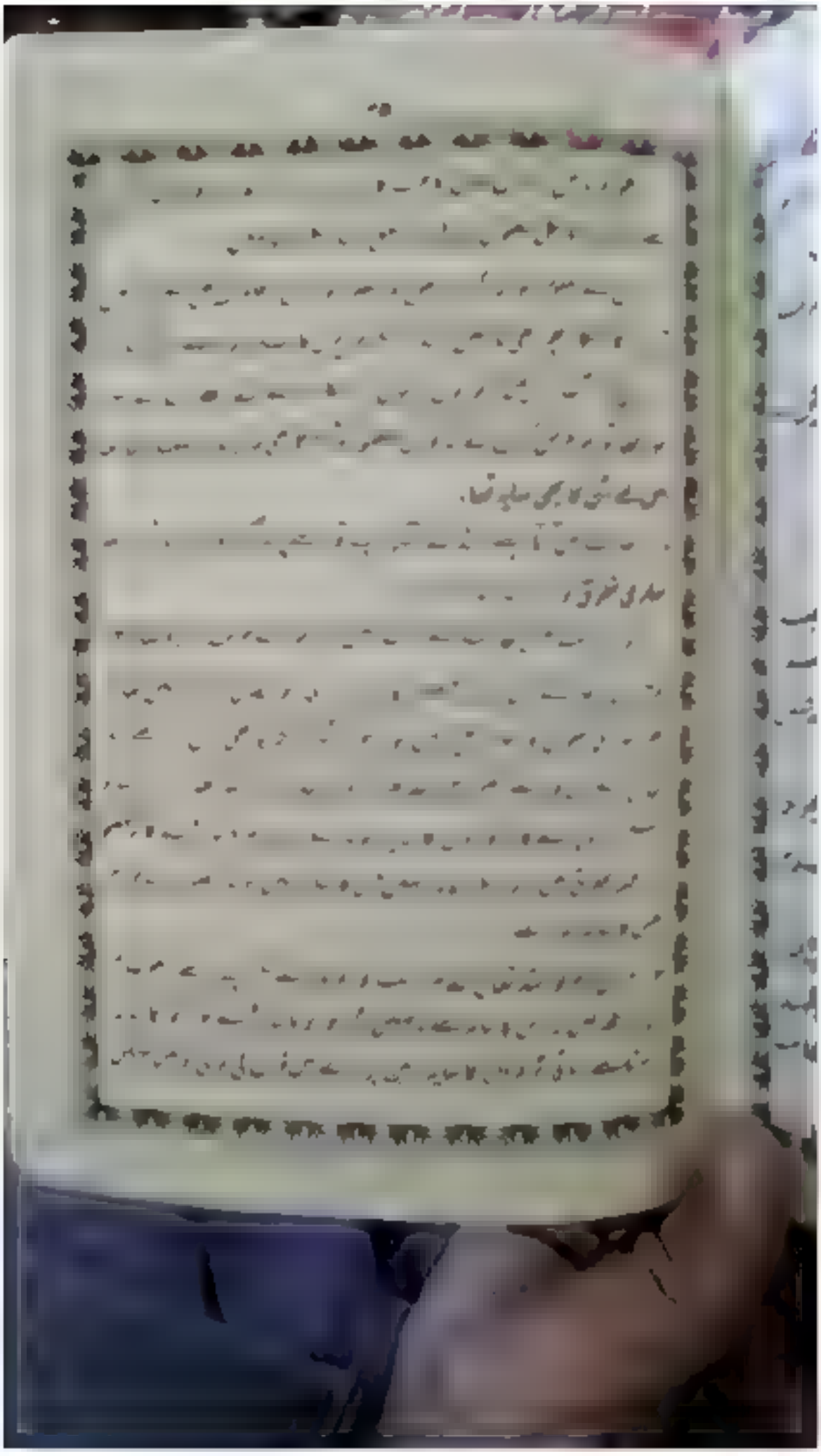

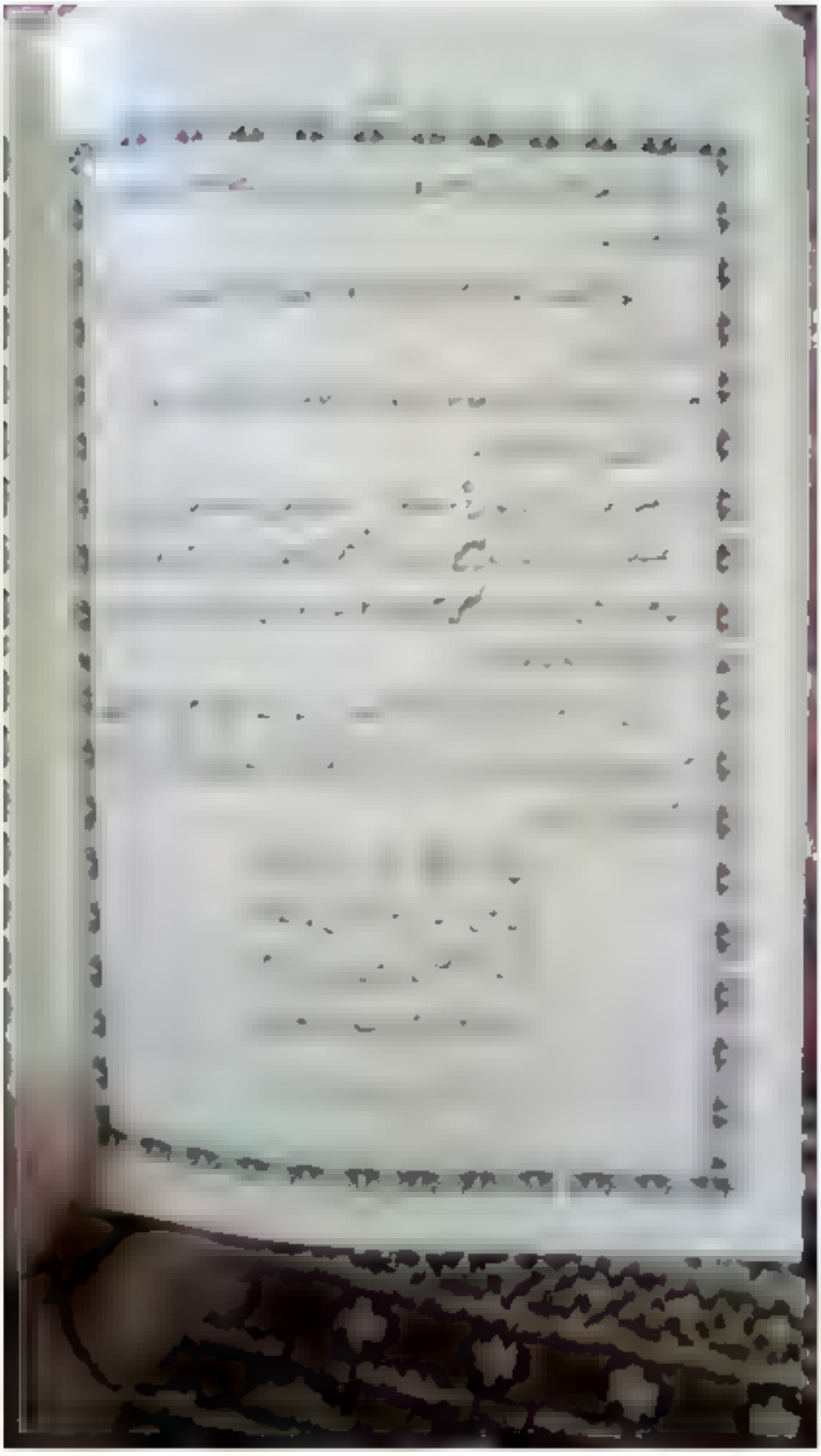

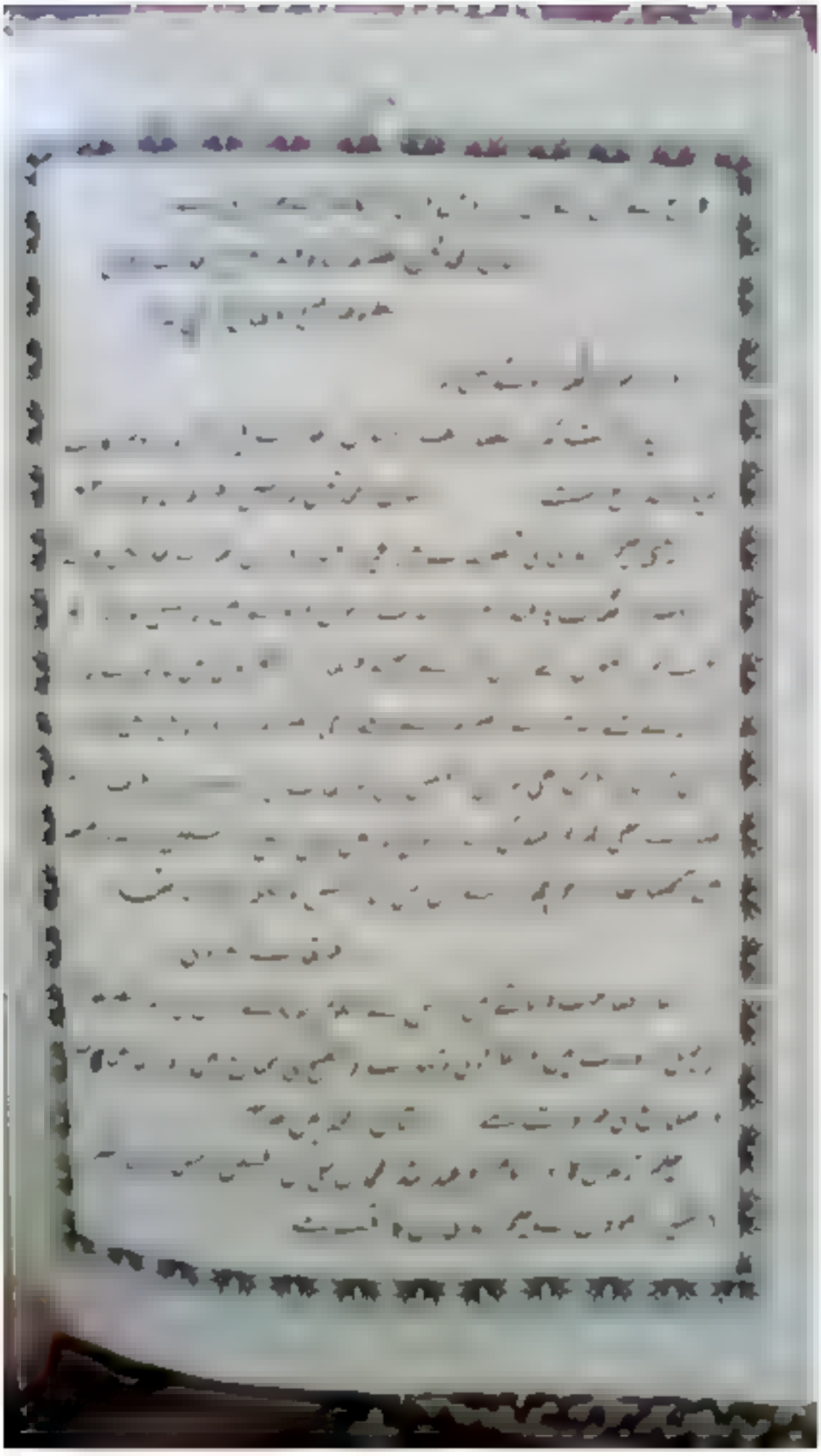

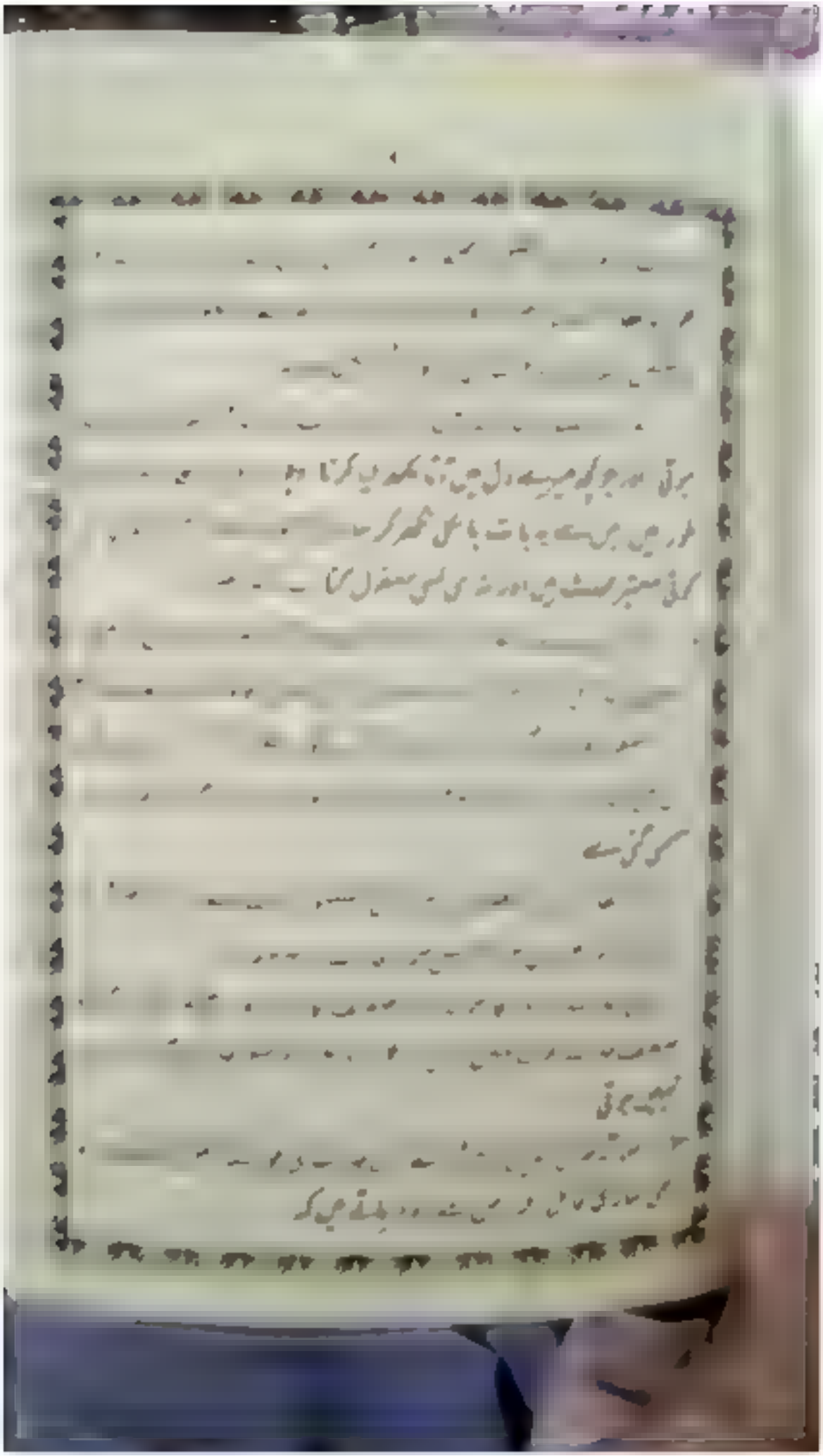

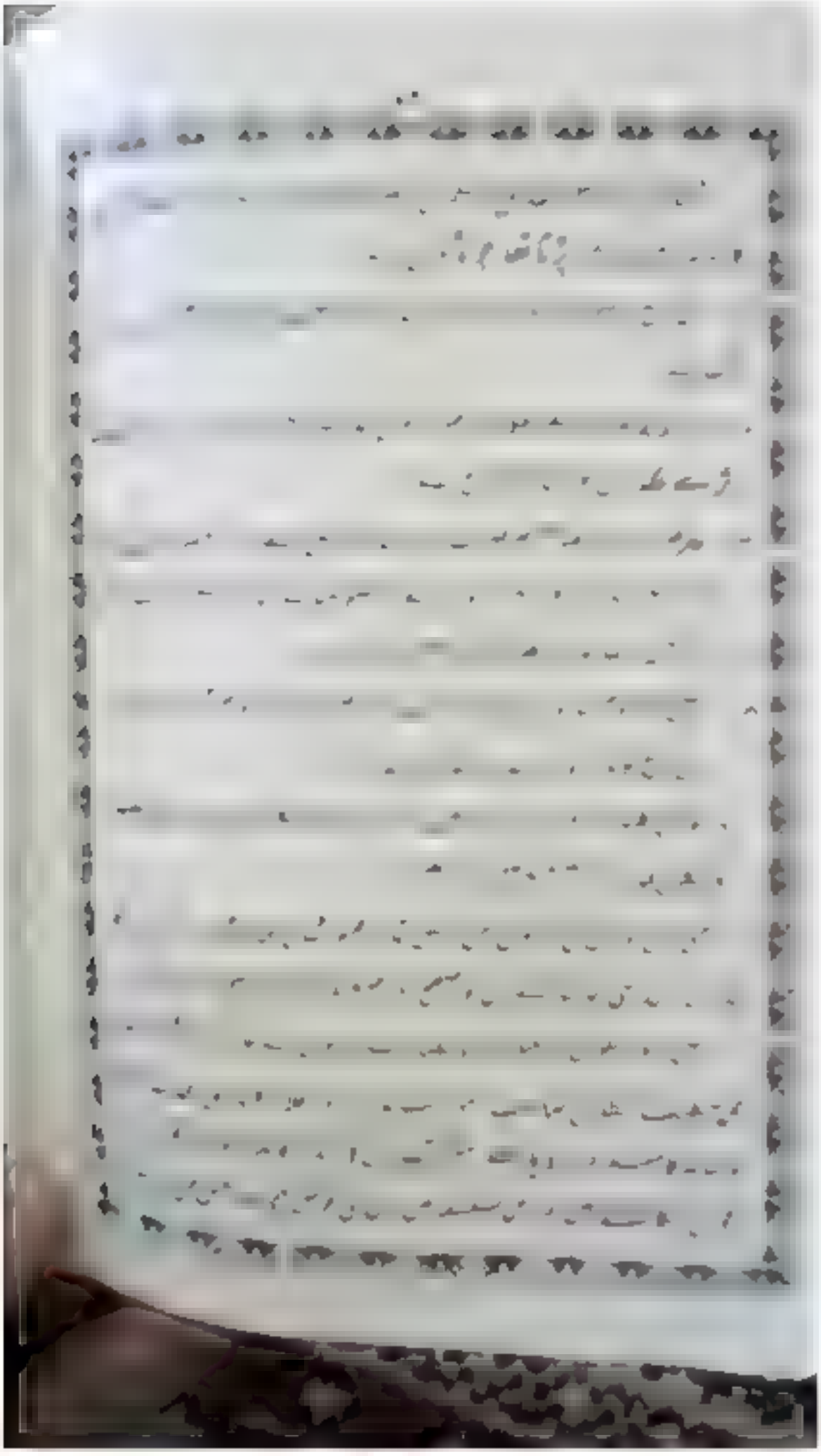

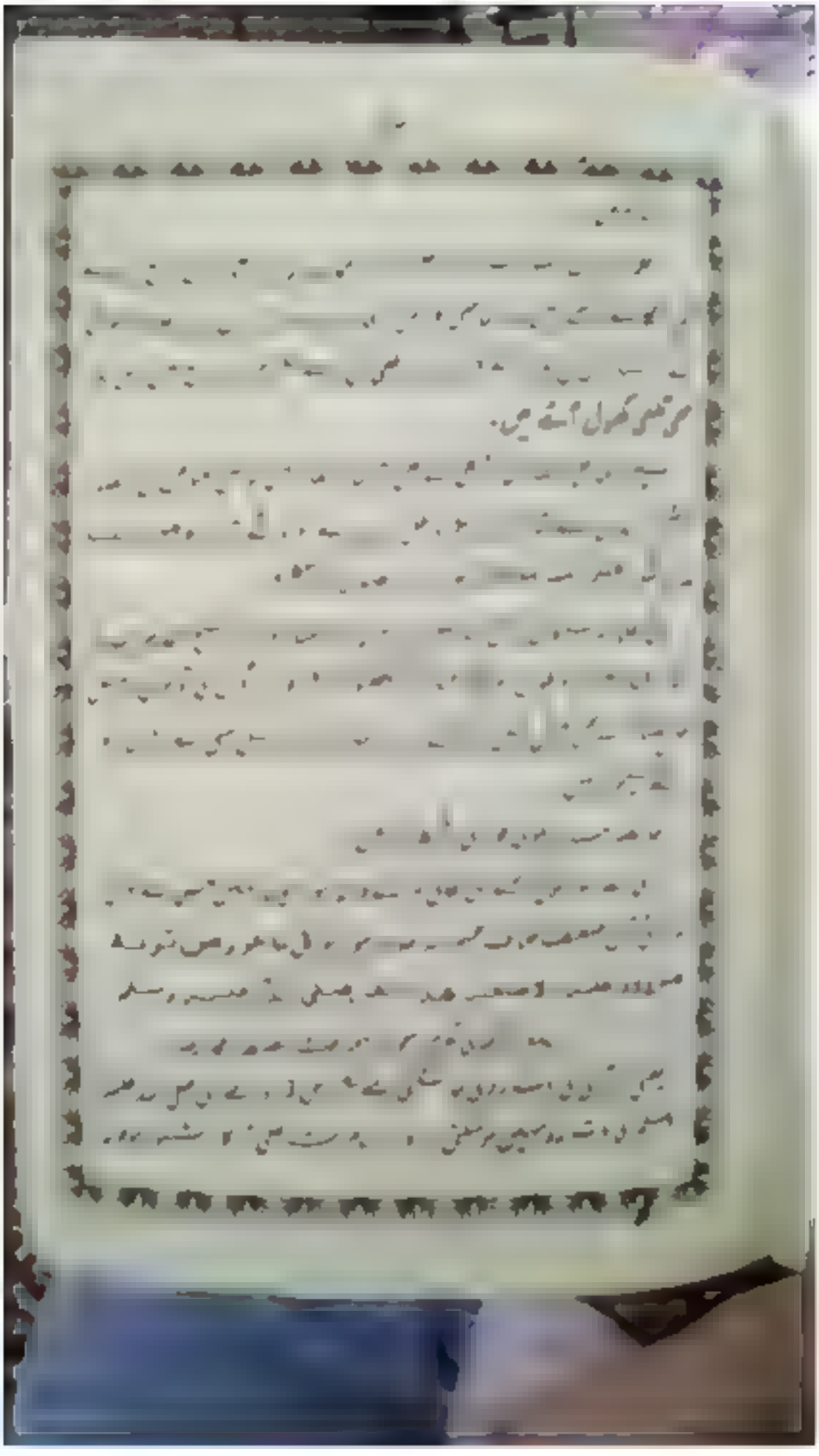

ہے کہ

و حجۃ فی قول احد دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان کثروا

یعنی حضور کے علاوہ کسی کی بات قطعی حجت نہیں خواہ وہ بات کہنے والے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں اور ایسا ہی ایک موقولہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ہے ملاحظہ ہو میزان شعرانی صفحہ ۲۰ ج ۱

مگر آپ ہم سے کس بنیاد پر توقع باندھے بیٹھے ہیں کہ ہم آپ کے دام مکر و فریب کا شکار ہو جائیں گے آگاہ رہے کہ یہ قطعاً ممکن نہیں بقول علامہ اقبال مرحوم ؎

غلامم جز رضائے تو نجویم
جز آن راہے کہ فرمودی نہ پویم
ولیکن گر بہ این ناداں بگوئی
خرے را اسپ تازی گونہ گویم

۱۴ منکرین سایہ کی چوتھی اور پانچویں دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد لم یکن لنبی صلی اللہ علیہ وسلم ظل" یعنی حضور کا سایہ نہیں تھا۔ زرقانی شرح مواہب صفحہ ۳۲ ج ۴

اور حضرت عثمانؓ کا ارشاد کہ ان اللہ ما اوقع ظلک علی الارض لئلا یضع انسان قدمہ علی ذلک الظل۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر اس لئے نہیں ڈالا تاکہ کوئی انسان اس پر پاؤں نہ رکھ دے

(تفسیر مدارک علامہ نسفی)

یہ دلیل قطعی اور آخری ہونے کی صورت میں پیش کی جاتی ہے گویا ان کی طرف سے یہ حرف آخر ہے مگر ہم اس امر کو خوب اچھی طرح واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ دونوں مصنفوں نے دونوں روایتوں کی کوئی سند ذکر نہیں فرمائی ـــــ کیف ما اتفق کسی بات کا ذکر کر دینا عقائد میں حجت نہیں ہو سکتا۔

مسلم شریف کے مقدمہ میں ابن مبارک ہی سے منقول ہے کہ

الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء مقدمہ

ہر حدیث کا سند والی ہونا دین میں داخل ہے بالفرض اگر اسناد نہ ہوتیں تو ہر شخص من مانی کہتا۔

نمبر ۴ روایت کا حال بالکل ایسا ہی ہے زرقانی سے لے کر ابن عباسؓ تک سب راوی غائب ہیں۔ اور یہی حال نمبر ۵ روایت کا ہے۔

علامہ محمد طاہر حنفی تذکرۃ الموضوعات کے مقدمہ ص۶ پر فرماتے ہیں کہ

کل حدیث لیس لہ اسناد صحیح ولا ھو منقول فی کتاب معتمد امام معتبر لا یعلم ذالک الحدیث عنہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یجوز قبولہ۔

ہر وہ حدیث کہ جس کی سند صحیح نہ ہو اور نہ وہ کسی معتبر امام کی معتبر کتاب میں منقول ہو اور نہ کسی دوسرے ذریعہ سے اس کا حدیث ہونا معلوم ہو سکے تو اس کو قبول کرنا جائز نہیں۔ اور نہ ہی اس کو حدیث کہنا درست ہے۔

ناظرین کرام!

اس سلسلہ میں ہم جس تفصیل اور بسط سے اپنی معروضات جاریہ ناظرین کرنا چاہتے تھے وہ طوالت کے خوف کے پیش نظر نہیں کر سکے تاہم یہ کتابچہ اس سلسلہ میں انشاء اللہ کافی ثابت ہوگا۔

اور مفکرین سایہ انشاء اللہ العزیز قیامت تک اس کی تاب نہیں لا سکیں گے ؎

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

Abdul Wahab
Quetta Baluchistan

الراقم الاثم ابن عبد العزیز احقر محمد انور کلیم غفرلہ

۲۶ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ

مکتبہ دار العلوم فیض محمدی کی دو عظیم القدر کتابیں

تکوینِ کائنات

• کائنات کیونکر وجود میں آئی • سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا • رات دن اور مہینے کس طرح بنے • کس دن اور کس مہینے کیا پیدا ہوا • سات آسمانوں اور سات زمینوں کا وجود کہاں ہے • چاند سورج اور ستارے کہاں واقع ہیں • ان تک پہنچنا کہاں تک ممکن ہے • ان کے ذریعہ حساب و کتاب کی شرعی حیثیت اور فلسفہ کیا ہے • آخر میں ہر مہینے اور ہر دن کی الگ الگ خصوصیات اور تاریخی امتیازات کے علاوہ بے شمار سائنسی مسائل اسلامی نقطۂ نظر سے — قرآن و سنت کی روشنی میں

تکوینِ کائنات زیرِ طبع میں مطالعہ فرمائیں

اصطلاحات الفنون مع تذکرۃ المؤلفین

▲ جس میں اصول حدیث، اصول فقہ، فقہ، منطق، فلسفہ، میراث، مناظرہ، معانی، بیان، بدیع، تجوید، نحو، صرف اور دیگر فنی علوم و فنون کی تمام اصطلاحات کی اردو زبان میں تو طبع و تشریح کی گئی ہے

▲ ہر فن کی ابتداء میں ایک مقدمہ شامل کیا گیا ہے جو اس فن کے تاریخی نشیب و فراز پر مشتمل ہے

▲ ہر فن کی داخلی نصاب جملہ کتب کی تفصیل اور ان کے مؤلفین کے حالات و کوائف بتائے گئے ہیں

▲ جو آپ کو سینکڑوں کتابوں سے مستغنی کرنے کے لیے کافی ہے

▲ اساتذہ طلبہ اور دینی علوم سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کیلئے انسائیکلوپیڈیا

زیرِ طبع ہے